احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 50

منگل 10 دسمبر 2013ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 10 دسمبر 2013ء 6 صفر 1435 ہجری 10 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 279

جو بھی نیک کام کروگے

آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو فرمایا کہ تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج ہونے کی حالت میں چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ کہ تم جو بھی خرچ کرو جس سے تمہارا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہو تو تمہیں اس کا اجر ملے گا حتیٰ کہ اس کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اور فرمایا کہ تم کبھی پیچھے نہیں رہو گے جو نیک کام بھی کرو گے تم اس کے ذریعہ درجہ اور بلندی میں بڑھتے جاؤ گے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی ﷺ سعد بن خولہ حدیث 1295)

اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں تو ایمان بھی نہیں ہے عملی حالت میں ایسی چمک ہو کہ دوسرے قبول کرلیں

احمدیت کی خوبصورتی خلافت ہے اور یہی ہماری اعتقادی اور عملی طاقت بھی ہے

عملی اصلاح کرنے سے ہماری لڑائیاں جھگڑے اور سب معاشرتی برائیاں ختم اور محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضاء قائم ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 دسمبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست پیش کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے تمام قسم کی نیکیوں کو اپنا کر اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور تمام قسم کی معاشرتی برائیوں سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی عملی اصلاح کر کے دنیا کے لئے نمونہ بننے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ اعتقادی طور پر تو دین حق اور احمدیت کی صداقت پر ہمارے پاس ٹھوس دلائل ہیں۔ لیکن ہمیں اپنی عملی اصلاح کے بارے میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ کیا ہم عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں۔ حضور انور نے معاشرتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں کو دور کرنے پر زور دیا۔ فرمایا کہ عملی کمزوریاں جب معاشرے کے زور آور حملوں کے بہاؤ میں آتی ہیں تو اعتقاد کی جڑوں کو بھی ہلانا شروع کر دیتی ہیں۔ نتیجۃً نظام جماعت اور پھر خلافت سے بھی دوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے مگر یاد رکھیں کہ احمدیت کی خوبصورتی نظام جماعت اور نظام خلافت کی لڑی میں پرو یا جانا ہی ہے اور یہی ہماری اعتقادی اور عملی طاقت بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نظام جماعت اور نظام خلافت کو مضبوط تر بنانے کے لئے ہمیں اپنی عملی حالتوں کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہوگی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہے۔ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ، سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فروعی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی بنا دیا اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی عملی حالت کو کمزور کر کے انہیں اعتقادی طور پر بھی بالکل مفلوج کر دیا ہے۔ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ زمانے کی نئی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت ہدایت میں حضرت مسیح موعود کے مددگار بن جاؤ نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف توجہ کرے اور خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے تو ہم دنیا کی اصلاح کر کے ان کی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اس فتنہ کو ختم کر رہے ہوں گے جو ہماری نسلوں کو اپنے بد اثرات کے زیر اثر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہماری عملی اصلاح سے دعوت الی اللہ کے راستے بھی مزید کھلتے چلے جائیں گے۔ نئی ایجادات برائیاں پھیلانے کی بجائے خدا تعالیٰ کے نام کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ فرمایا کہ ہم حقائق سے کبھی نظریں نہیں پھیر سکتے۔ دنیا میں ترقی کرنے والی اور انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھتی ہیں۔ اگر ہم عملی اصلاح کرنے میں سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور سب معاشرتی برائیاں ختم ہو جائیں گی اور محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوگی۔ فرمایا کہ اگر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمت دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم خدا تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے ہر قسم کے جماعتی عہدیداروں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بے کسی، غربت اور بے ہنری کا اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ پس عہدیداروں کو خاص طور پر اور ہر احمدی کو عام طور پر اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا صرف اعتقادی ایمان ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے کافی نہیں، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا اثر بھی ہمیں اپنے پر ظاہر کرنا ہوگا۔ قرآن کریم میں بیان کردہ احکامات جو ہماری عملی زندگی کے لئے ضروری ہیں ان پر عمل کرنا ہوگا۔ پس یہ عقائد جو ہم پر عملی ذمہ داری ڈالتے ہیں انہیں پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی عملی حالتوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتے جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ پھر فرمایا کہ اپنے ایمانوں کا وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ ایک ایماندار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو کنتم خیر امۃ کہا گیا اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی آواز ان کو آ گئی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو قبول کر لیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاق اپنانے والا بنائے اور ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

خطبات کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’MTA کے ذریعہ سے دنیا کے کونے کونے میں جو خطبے کا پیغام پہنچتا ہے یہ بھی سنیں۔ کہیں دن ہے کہیں رات ہے لیکن خلافت کی آواز خطبہ جمعہ کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچے گی۔ دنیا کے اس براعظم میں گزشتہ خطبہ جو میں نے دیا وہ تمام دنیا نے دیکھا اور سنا اور یہ خوبصورتی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے نظام کے ساتھ وابستہ کر کے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہیں۔ خطبہ میں دنیا کے حالات کے مطابق رہنمائی ہوتی ہے اور رہنمائی بھی اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل سے ہوتی ہے۔ مختلف موضوعات ہیں ان پر خطبات دیئے جاتے ہیں۔ دنیا کے مسائل ہیں۔ ان کے لئے دعاؤں کی تحریک ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا
فرمودہ مورخہ 11 اکتوبر 2013ء)
(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مثالی وقار عمل

’’اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو۔‘‘

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مورخہ 13 دسمبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر تا 9 بجے صبح مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا مثالی وقار عمل کروانے کا پروگرام ہے۔ تمام زعماء، خدام اور اطفال سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے اور وقار عمل میں بھرپور حصہ لینے کی درخواست ہے اور والدین سے بھرپور تعاون کی گزارش ہے۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

11 ویں سالانہ علمی ریلی

مجلس انصار اللہ پاکستان

29، 30 نومبر 2013ء

مجلس انصاراللہ پاکستان کی 11 ویں سالانہ علمی ریلی 30,29 نومبر 2013ء کو منعقد کی گئی جس میں موجودہ حالات کے تناظر میں علاقہ ' اضلاع اور مجالس سے محدود منتخب شرکاء نے حصہ لیا۔

علمی ریلی کے افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے فرمائی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب قائد تعلیم و منتظم اعلیٰ علمی ریلی نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے افتتاحی کلمات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دعائیہ خط پڑھ کر سنایا۔ نیز حصول علم کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف توجہ دلائی۔

دُعا کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ پہلے روز تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، مطالعہ کتب، نظم خوانی، دینی معلومات اور حفظ ادعیہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اراکین انصاراللہ نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعہ بڑی اسکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہِ راست سماعت کیا۔

مجلس شوریٰ انصاراللہ پاکستان سال 2012ء کی سفارشات کے مطابق سیرت النبی ﷺ کے سال رواں میں نعتیہ مشاعرہ کا بھی پروگرام تھا چنانچہ 29 نومبر 2013ء شام 8:00 بجے نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری مکرم لئیق احمد عابد صاحب اور صدر مجلس مکرم صابر ظفر صاحب تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد شعراء کرام نے نعتیہ کلام پیش کیا جن میں مقامی شعراء مکرم لئیق احمد عابد صاحب، مکرم فرید احمد ناصر صاحب، مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، مکرم مبارک احمد عابد صاحب کے علاوہ فیصل آباد سے مکرم آفتاب اختر صاحب، لاہور سے مکرم عبدالکریم خالد صاحب، سیالکوٹ سے مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب اور کراچی سے مکرم صابر ظفر صاحب شامل تھے۔ اس کے علاوہ چار شعراء کرام کا بھجوایا گیا منظوم کلام ترنم سے پیش کیا گیا ان میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ، مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم جنرل محمود الحسن صاحب شامل تھے۔

مشاعرہ کے موقع پر محدود پیمانے پر خواتین کیلئے سرائے ناصر نمبر 1 میں انتظام تھا۔ شعراء کرام، خواتین اور ریلی میں شمولیت کرنے والے نمائندگان کی خدمت میں 7:00 بجے عشائیہ پیش کیا گیا۔

حسب پروگرام دوسرے روز بیت بازی، تقریر فی البدیہہ اردو اور تقریر معیار خاص (بین العلاقہ) کے مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے زیریں ہال میں بھی دکھائی گئی۔

پہلے اور دوسرے روز دو مقامات ایوان محمود اور سرائے مسرور میں نماز تہجد اور فجر کے بعد درس کا انتظام تھا۔

30 نومبر کو ساڑھے 12 بجے دوپہر اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت، عہد، نظم رپورٹ از منتظم اعلیٰ علمی ریلی کے بعد مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے اراکین میں انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے اختتامی کلمات میں مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی طرف توجہ دلائی۔ ریلی میں بہترین ناصر کا انعام مکرم محمد شاہد قریشی صاحب کراچی اور بہترین ضلع کا انعام مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم ضلع کراچی نے وصول کیا۔ نیز مقابلہ مضمون نویسی بعنوان سیرۃ النبیؐ کے انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

اس دو روزہ پروگرام میں امسال 40 اضلاع کی 137 مجالس کے 195 انصار نے شرکت کی۔ جملہ پروگراموں میں مرکزی عہدیداران (ناظران وکلاء اور دیگر معززین) کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

دُعاؤں اور حفاظتی اقدامات کے ساتھ دونوں روز صدقات (بکرا) کا انتظام بھی کیا گیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت

جماعت احمدیہ مالٹا کا سالانہ امن سمپوزیم

آنحضرتؐ کی حیات طیبہ کا تذکرہ اور حاضرین کو سیرت النبیؐ سے متعلق لٹریچر کا تحفہ

جماعت احمدیہ مالٹا کو مالٹا کے ایک مشہور فائیو سٹار ہوٹل The Phoenicia Hotel میں 26 اپریل 2013ء کو اپنے سالانہ امن سمپوزیم (Peace Symposium) کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔

امن سمپوزیم کیلئے "The Astonishing Story of the Holy Prophet Muhammad-(pbuh)" کا موضوع رکھا گیا۔

اس سے قبل اس امن سمپوزیم سے متعلق پانچ ہزار سے زائد دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ اخبارات، ریڈیو، سوشل میڈیا اور جماعتی ویب سائیٹ کے ذریعے اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی زیر صدارت اس پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس پروگرام کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جماعت احمدیہ اور مقررِ خصوصی مکرم لارڈ طارق احمد صاحب، برطانیہ کا تعارف پیش کیا۔

مکرم لارڈ طارق احمد صاحب نے نہایت مؤثر طریق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی اور پاکیزہ سیرت کے واقعات بیان کئے۔

تقریر کے بعد حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین حق سے متعلق سوالات بھی کئے۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

تقسیم لٹریچر

امسال حاضرین کیلئے دینی تعلیمات اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق انگریزی زبان میں ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام غیر مسلموں کی نظر میں'' کے علاوہ مالٹی زبان میں مندرجہ ذیل لٹریچر پر مشتمل ایک گیسٹ پیک (Guest Pack) بھی تیار کیا گیا تھا جسے تمام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

1۔ مذاہب عالم و بانیانِ مذاہب کا احترام امن عالم کا ذریعہ ہے۔

2- عورتوں کو غلامی سے نجات دلانے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

3- منتخب احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

4- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کا اظہار (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

5- قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مقام۔

6۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے رسول۔

7۔ قرآن کریم تمام عالم کیلئے ہدایت

8۔ حضرت مسیح موعود امام آخر الزمان۔

9۔ تعارف جماعت احمدیہ۔

آنے والے مہمان جماعت احمدیہ کے حسن انتظام، امن کے لئے کاوشوں اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئے۔ امسال امن سمپوزیم کی حاضری 45 رہی۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ مالٹا میں جماعت کے قیام کے بعد سے مقامی لوگ دین حق سے متعلق معلومات کے حصول کے لئے اکثر جماعت ہی سے رابطہ کرتے ہیں۔ 2 مئی 2013ء کو مالٹا کی ایک عیسائی یوتھ تنظیم (Youth Reach) نے (دین) سے متعلق ایک presentation کی دعوت دی۔ جس میں ''دین حق ایک مذہب ایک ضابطہء حیات'' کے عنوان پر ایک گھنٹہ پر مشتمل presentation دینے اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک حاضرین کے سوالات کے جوابات دینے کی توفیق ملی۔

حاضرین نے حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا مقام، حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش، واقعہ صلیب، جہاد، مذہبی آزادی، پردہ، حقوقِ نسواں، تعدد ازدواج، جمہوریت، اسلامی ممالک کی موجودہ صورتحال اور سیاسی نظام سے متعلق دینی نقطۂ نظر کے بارہ میں سوالات کئے۔

اس پروگرام میں کل 35 افراد نے شرکت کی جس میں چرچ کے ایک پادری بھی شامل تھے۔ تمام حاضرین نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج انہیں دین حق کی حقیقت معلوم ہوئی ہے اور ان کے ذہن میں جو بھی خدشات موجود تھے وہ آج دُور ہو گئے ہیں۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کے بابرکت ثمرات عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2013ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں باقاعدہ بیت کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے

انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے

قرآنی احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے

بیت کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے بیت بنالی، اب بیت الذکر بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں

اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم بیت کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/ اکتوبر 2013ء بمطابق 25/ اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام بیت المسرور برزبن، آسٹریلیا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الاعراف کی آیات 30 اور 32 کی تلاوت کی اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ ہے تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو۔ اور دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

پھر فرمایا کہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباسِ تقویٰ ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برِزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں باقاعدہ (بیت) کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے آپ نے یہ جگہ خریدی تھی۔ اس پر مشن ہاؤس اور ایک ہال بھی بنایا جس میں آپ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ پھر جب 2006ء میں پہلی دفعہ میں آیا ہوں تو ان عمارتوں کے ہونے کے باوجود وہ رونق مجھے نہیں لگتی تھی جو اب باقاعدہ (بیت) بننے سے نظر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ جماعت اور خلافت کا ایک ایسا رشتہ قائم کیا ہے جو دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل اُس تعلیم اور اُس عہدِ بیعت کا نتیجہ ہے جس پر کاربند ہونے کی حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی تھی۔ اس محبت واخوت و اطاعت کے رشتہ کا حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت میں ذکر فرمایا ہے اور یہی محبت اور اخوت اور اطاعت کا رشتہ پھر آگے آپ کے جاری نظام خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔ اس (بیت) کی تعمیر بھی علاوہ اس بات کے کہ (بیوت) ہماری ضرورت ہیں اور جیسے جیسے جماعت پھیلتی جائے گی، (بیوت) بھی انشاء اللہ تعالیٰ بنتی چلی جائیں گی اور بن رہی ہیں، لیکن یہاں جو میں نے خلافت کی بات کی، یہ اس لئے کہ (بیوت) کی تعمیر خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے بھی دنیا میں ہو رہی ہے۔ عموماً دنیا میں ہر جگہ میں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ (بیوت) کی تعمیر کریں، کیونکہ یہ (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ ہیں اور حقیقت میں یہ بات سچ بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں بھی جب میں 2006ء میں آیا تھا تو مَیں نے کہا تھا کہ نماز سینٹر اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن (بیت) بھی یہاں باقاعدہ (بیت) کی شکل میں تعمیر ہونی چاہئے۔ تو جماعت نے لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیت) کی تعمیر کر دی۔

آپ لوگوں کو (بیت) کی تعمیر کے سلسلہ میں جو مختلف روکوں سے گزرنا پڑا، مختلف فیزز (Phases) آئے، اس سے خود آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ (بیت) کا تصور مقامی لوگوں کے ذہنوں میں کتنا مختلف ہے۔ یہاں سینٹر قائم تھا، لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب (بیت) کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں اس سٹیٹ کوئنز لینڈ (Queensland) میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ (بیت) کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت (بیت) ہے۔

جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اس کے مطابق اس (بیت) کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دوست نے ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر دیئے۔ ایک نے ایک لاکھ ڈالر دیئے اور ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں بلکہ شاید اس سے بڑھ کر قربانیاں دیں۔ خواتین نے جیسا کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کی روایت ہے، یہاں بھی اپنے زیور (بیت) کے لئے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو بے انتہا دے، ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت و اخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندر کسی وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتے، نہ ہونے چاہئیں، بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہیں اور ہونے چاہئیں اور پھر اپنے اندر ہی جاری رکھنے والے جذبے نہیں ہیں بلکہ اپنی اولادوں اور نسلوں کو منتقل کرتے چلے جانے والے جذبے ہیں اور یہی ایک احمدی کی، حقیقی احمدی کی روح ہے اور ہونی چاہئے اور یہ جذبے اُسی وقت جاری رہ سکتے ہیں جب ہم خدا تعالیٰ کے حکموں پر توجہ دینے والے ہوں۔ جب ہم اپنے خدا سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ جب ہم (بیوت) کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس ہم اس وقت اس (بیوت) کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں اور بنیں گے جب ہم ان باتوں کا خیال رکھیں گے، ان کو ہمیشہ اپنے

سامنے رکھیں گے۔

پس آج اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان میں سے بعض حکموں کو مَیں آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ ہم اور ہماری نسلیں یہ حق ادا کرتی چلی جانے والی بن جائیں۔ یہ جو آیات شروع میں مَیں نے تلاوت کی ہیں، سورۃ اعراف کی آیات 30 اور 32 ہیں اور (بیت) سے متعلق ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے بعض توقعات رکھی ہیں بلکہ مومنین کو نصیحت کی ہے کہ (بیت) سے منسلک ہونے والے اور حقیقی عبادت گزار ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑے گی۔

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور انصاف ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی، جو گھر ہے، اس سے شروع ہو کر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کا امن و سکون ہر سطح پر قائم ہوسکتا ہے اور یہی چیز ہے جس کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں فتنہ و فساد پیدا ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے۔ پھر انصاف صرف معاشرتی معاملات میں نہیں اور بندوں کے ساتھ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا حق ادا کرنا، یہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عبادت کا حق ادا کرنا جس طرح کہ اُس کا حکم ہے، یہ عبادت کے ساتھ انصاف ہے۔ اور اس انصاف کا فائدہ خود انسان کو، عبادت کرنے والے کو اپنی ذات کے لئے ہو رہا ہوتا ہے۔ پس ہر حقیقی مومن کو اپنے عبادت کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ حق ادا ہوگا جب آپ سب اپنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔ جب قیام نماز کی طرف توجہ ہوگی۔ جب ان نمازوں کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔ جب نمازوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق بھی حق ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ مخلوق کے جو حق ہیں، مثلاً خاوند کو حکم ہے کہ بیوی کے حق ادا کرو۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ۔ ان کے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائی اور دوسرے رشتوں کا احترام کرو۔ بیویوں کے مال پر اور اُن کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔ بچوں کے حق ادا کرو، ان کی تعلیم تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنے نمونے دکھاؤ کہ وہ دین کی اہمیت کو سمجھیں اور دین سے جڑے رہیں۔ **ہمیشہ یاد رکھیں لڑکے اُس وقت خاص طور پر جب تیرہ چودہ سال کے ہو جائیں عموماً دین کا احترام کرتے ہیں جب وہ دیکھیں کہ ان کا باپ بھی دین کا احترام کرنے والا ہے۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ نمازوں کا پابند ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا پابند ہے۔**

میں نے دیکھا ہے کہ عموماً ماؤں کو اپنے بچوں کی دین کی زیادہ فکر ہوتی ہے یا کم از کم اظہار ضرور میرے سامنے ہوتا ہے۔ دعا کے لئے کہتی ہیں۔ اسی طرح ہر عورت جو ہے، ہر بیوی جو ہے، ان کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے انصاف کرنا ہوگا۔ اپنے گھر کے فرائض ادا کریں۔ سب سے پہلی ذمہ داری عورت کی گھر کی ذمہ داری ہے، اس کو سنبھالنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خاوند کے احترام کے ساتھ اُس کے رحمی رشتہ داروں کا بھی احترام کریں۔ بچوں کی تربیت اور نگرانی کریں۔ اس ماحول میں خاص طور پر بچوں کی تربیت کی ماں باپ کو بہت فکر ہونی چاہئے اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ دینی تربیت ماں اور باپ دونوں کا کام ہے۔ بچوں کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تم احمدی (-) ہو، اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو احمدی (-) ثابت کرنا ہوگا۔ یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ سب سے پہلے ماں باپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا۔ بچوں کو یہ بتانا ہوگا کہ تم میں اور دوسروں میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ بچوں کی جب اس نہج پر تربیت ہوگی تو تبھی بچے دین سے جُڑے رہیں گے۔ اور یہی چیز ہے جو بچوں کا حق انصاف سے ادا کرنے والی بناتی ہے۔ اگر ماں باپ اپنے عملی نمونے نہیں دکھا رہے، اگر بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہے تو پھر انصاف نہیں کر رہے۔

پھر معاشرے کے عمومی تعلقات ہیں۔ یہاں بھی ہر مرد اور عورت جو اپنے آپ کو مومنین میں شمار کرتا ہے یا کروانا چاہتا ہے، اُس کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کاروباری معاملات ہیں یا کسی بھی قسم کے معاملات ہیں، عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ایک وجود بنایا ہے۔ پس ایک وجود کا معیار اس وقت قائم ہوسکتا ہے جب دوسرے کی تکلیف کا احساس ہو، اس کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ جب انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ جس طرح جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے، اسی طرح دوسرے کی تکلیف کا احساس ہمیں ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے کہ دوسرے کی تکلیف کا احساس کرو اور یہ ہم جب دنیا کو بتاتے ہیں کہ انصاف اس طرح قائم ہوتا ہے، جب باتیں سناتے ہیں کہ یہ انصاف کس طرح قائم ہونا چاہئے، (دین) کیا کہتا ہے اور دنیا والے یہ باتیں سن کر بڑے متاثر ہوتے ہیں تو اس کے نیک نمونے بھی ہمیں دکھانے ہوں گے۔ یہ بتانا ہوگا کہ یہ پرانی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی مومنین کا موجودہ عمل بھی ہے۔

پرسوں یہاں غیروں کے ساتھ، مقامی آسٹریلین باشندوں کے ساتھ (بیت) کی افتتاحی تقریب ہوئی تھی تو جو باتیں میں نے کیں وہ اس بات کے ارد گرد ہی گھوم رہی تھیں کہ اگر انسانوں کے حقوق کی ادائیگی میں انصاف نہیں اور اس کا باریکی سے احساس نہیں تو عبادتیں بھی ہیچ ہیں، بے فائدہ ہیں۔ اور اگر یہ ادائیگی ہو رہی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والی عبادت کے حسن کو مزید نکھار دیتا ہے۔ پس وہ (مومن) جس کے نزدیک نمازوں کی بڑی اہمیت ہے، عبادت کی بڑی اہمیت ہے، وہ اس تلاش میں بھی ہمیشہ رہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بھی انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے والے تعلقات رکھوں اور ایک احمدی اس حکمت کی بات کو سب سے زیادہ سمجھ سکتا ہے اور جانتا ہے۔ کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو قبول کیا ہے، زمانے کے امام کی بیعت میں آیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ سکے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکے، تا کہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچان سکے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے، وہاں خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلاتی ہے اور جب انسان مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق خالص ہو کر ادا کرنے کے لئے (بیت) میں جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ پھر عبادت کا حقیقی لطف بھی حاصل ہوتا ہے۔ پھر ایک مومن کی اس عمل پر حکم کرنے کی کوشش کہ (-) یعنی اور تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بھی بنائے گی۔ ان لوگوں میں شامل کرے گی جو یہ مقام حاصل کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ہماری ہر کوشش پر اللہ تعالیٰ کا ایک فعل بھی ہوتا ہے اور ہم کسی نیکی کو اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فعل ہمارے کسی عمل کے ساتھ شامل نہ ہو اور اس کے شامل ہو کر ہمیں نیکی کے اعلیٰ نتائج حاصل کرنے والا نہ بنائے تو وہ ہم نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے۔

پس ہماری نیک خواہشات اور ہمارے ہر معاملے میں نیک عمل کی کوشش وہی ہے جو ہماری توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھنے والا بنائے گی اور اس کے ساتھ جب عبادتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی کرے تو پھر وہ حقیقی عبادت بن جاتی ہے اور ہم اس قابل ہوں گے کہ پھر ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ (-) کا گروہ ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو دین کو اس کے لئے، یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں اور جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا یہ روشن پیغام راستے دکھا رہا ہے کہ (-) (البقرۃ:187) کہ جب دعا کرنے والے مجھے پکارتے ہیں تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خداتعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔''

(ملفوظات جلد4 صفحہ 21 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اُس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس میں سے خداتعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان کو نکالتے ہیں۔ یہ احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خداتعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔ ایک مومن کی زینت اُس کا تقویٰ کا لباس ہے۔ پس یہاں اُن حدود کی مزید وضاحت ہو گئی جو ایک مومن کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط وخال ہیں اور ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا'' اور اس سے ہوشیار رہنا۔ ان اعضاء کے پوشیدہ حملے کیا ہوں گے؟ ان کے پوشیدہ حملے یہ ہیں کہ شیطان ان کے غلط استعمال کی طرف ورغلاتا ہے۔ فرمایا: ''اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی، قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 ایڈیشن 2003ء صفحہ 210-219)

یعنی کہ باریک سے باریک پہلو جو ہیں اُن کے متعلق بھی حتی الوسع کوشش کرے کہ اُن پر کاربند رہنا ہے، ان پر عمل کرنا ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا کہ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود نے مزید وضاحت فرما دی ہے کہ پہلے اپنی امانتوں کا خیال رکھنا ہے اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنا ہے۔ ایک احمدی کے سپرد وہ امانت ہے جو ادا کرنے کا خداتعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس نے عہد کیا ہے اور وہ ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ اگر اس امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی ہم کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری عبادتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی رہیں گی۔ دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہم دیکھنے والے ہوں گے، انشاء اللہ۔ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش میں اٹھنے والا ہوگا۔ ہمارا (بیت) میں آنا خالصۃً لِلّٰہ ہوگا۔ (بیت) کی تعمیر کے بعد اب جو لوگوں کی اس طرف توجہ ہوگی، اس کا حق ادا کرنے کے لئے بھی ہم ہوں گے۔

پس (بیت) کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے (بیت) بنا لی۔ اب (بیت) بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (بیت) میں اس کی زینت کے ساتھ جاؤ۔ جس کا حسن تقویٰ سے نکھرتا ہے اور جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بتایا کہ تقویٰ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں۔ جب اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش ہو، جب اپنی نمازوں کی بھی حفاظت ہو، جب (بیت) کے تقدس کا بھی خیال ہو۔

بہت سے لوگ جو دعا کے لئے کہتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ملاقاتوں کے دوران ملتے ہیں، تو کہتے ہیں تو ان میں سے بعض کے چہروں سے پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ ایک رسمی بات ہے یا کم از کم خود جو بات کہہ رہے ہیں اس پر عمل نہیں کر رہے۔ خود اُن کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ جب بھی میں نے ان سے پوچھا یا پوچھتا ہوں کہ تم خود بھی پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہو؟ تو ٹال مٹول والا جواب ہوتا ہے۔ یہ جو تصور ہے کہ دعا کے لئے کہہ دو اور خود کچھ نہ کرو، یہ بالکل غلط تصور ہے۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد (-) کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے اور یہ مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک ہم میں سے ہر ایک مرد عورت، جوان اور بوڑھا تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کا حق ادا کرنے والا نہ بنے۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والا نہ بنے۔ **اگر مجھے دعا کے لئے کہا ہے تو خود بھی تو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ خود بھی تو نمازوں کی طرف توجہ کریں۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک صحابی کو یہی فرمایا تھا کہ اگر تم وہ مقصد چاہتے ہو اور اُس کے لئے مجھے دعا کے لئے کہہ رہے ہو تو پھر خود بھی تم دعاؤں سے میری مدد کرو اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔ الٰہی جماعتوں کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہر ایک کا خداتعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے، پہلے بھی میں یہاں کسی خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ ولی بنو، ولی پرست نہ بنو اور پیر بنو اور پیر پرست نہ بنو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18راکتوبر 2013ء۔ ماخوذ از ملفوظات جلد2 صفحہ 139۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی ہر ایک اپنا خداتعالیٰ سے تعلق رکھے اور پھر مومنین کی جماعت دعاؤں سے ایک دوسرے کی مدد کریں اور اُن کے دوسرے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کریں اور مخلوق کے بھی حق ادا کریں۔ اپنے اخلاق کے وہ معیار قائم کریں جس سے غیروں کی بھی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ لیکن یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ پیر اور ولی بننے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی گدی بنا لے گا، بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور یہ بھی اُسی صورت میں پیدا ہوگا جب خلافت کے ساتھ ایک وفا کا تعلق ہوگا اور جماعت کے ساتھ جب جڑے رہیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جماعت کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے اُنہی لوگوں کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے جو جماعت کے ساتھ منسلک رہیں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم حدیث 3992)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں اور جیسا کہ میں نے کہا اس (بیت) کے بننے سے یہاں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انہوں نے اس (بیت) کو آباد بھی کرنا ہے اور اس (بیت) میں اس زینت کو لے کر آنا ہے جو خداتعالیٰ کی نظر میں زینت ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی اور ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی اور علاقے میں حقیقی (دین) کا پیغام بھی پہنچانا ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اگر یہ حق ادا کرتے رہیں گے تو امید ہے آپ کی (بیت) کی تعمیر کے لئے کی گئی مالی قربانیاں اور وقت کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً مقبول ہوں گی اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کے نظارے آپ دیکھنے والے ہوں گے۔

پس اس سوچ کے ساتھ اس (بیت) میں آئیں اور اسے آباد رکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ عبادت کے جذبے سے صبح شام (بیت) میں آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مہمان نوازی

ہوتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث 662)

اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا جو درمیانی فاصلہ ہے ایک مومن کے لئے اگر وہ خالص توجہ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح سرحد کی حفاظت کے انتظامات کر رہا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطھارة باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث 587)

شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور جب اگلی نماز کے لئے (بیت) میں داخل ہوتا ہے تو پھر لباسِ تقویٰ کے ساتھ جاتا ہے جو بہترین زینت ہے۔ پس اس مادی دنیا میں یہ معیار قائم کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب یہ حقیقت ہم سمجھ لیں گے، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے، اس زینت کے ساتھ (بیوت) میں جائیں گے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

اس دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ (-) کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، کیونکہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ کھانے پینے میں اعتدال ہونا چاہئے اور ہر قسم کی حلال اور طیب غذا کھانی چاہئے اور اس میں بھی اعتدال ہو۔ کیونکہ غذا کا اثر بھی انسان کے خیالات اور جذبات پر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھانا انسان کو سست اور کاہل بنا دیتا ہے۔ رات کا کھانا زیادہ کھایا ہو تو ایسی گہری نیند آتی ہے کہ انسان صبح فجر کی نماز پہ نہیں اٹھ سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے اور یہ تو دوسری جگہ قرآن شریف میں بھی ہے کہ غیر مومنوں کی نشانی ہے کہ وہ کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رکھتے ہیں، جس طرح صرف جانوروں کا یہ کام ہے کہ کھانا اور پینا ان کا مقصد ہو، جبکہ مومن کا مقصد بہت بالا ہے اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اور طیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے فائدہ ضرور اُٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو۔ بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصد ہو اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے، ضرورت سے زیادہ ان کو سر پر سوار نہ کیا جائے، اُن کو عبادتوں میں روک نہ بننے دیا جائے۔ اگر یہ دنیاوی اکل وشرب، کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے، دنیاوی لذات عبادت پر غالب آ جائیں تو ایسے اسراف کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے ساتھ ہر کام ہو تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ دنیا کمانے سے خدا تعالیٰ نے نہیں روکا، بلکہ اس بات پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور پوری توجہ سے کرنے چاہئیں اور وہاں بھی انصاف کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دنیا کمانا دین کو بھلانے کا باعث بن جائے، نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کا باعث بن جائے تو یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اسراف سے بچائے جو خدا تعالیٰ سے دُور کرے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی اکثریت ان ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہے اور جیسا کہ میں نے مالی قربانی کے ذکر میں بتایا تھا، کہ بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی ہے۔ اور مالی قربانی کی روح کو سمجھنے والی ہے۔ صرف اپنی ذات پر ہی خرچ نہیں کرتے۔ لیکن جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ اس فکر کا اظہار کر چکا ہوں کہ (بیوت) کی آبادی کی طرف بھی اسی جذبے سے مستقل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ (بیت) جو آپ نے بنائی ہے بڑی خوبصورت ہے۔ منارہ ہے، گنبد بھی ہے، باہر سے بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ (بیت) کا جو مسقّف حصہ ہے، covered area ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑا ہے اور ہال کا بھی میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، یہاں ہال بھی ہے۔ پہلا، پرانا ہال ہے، اس کو بھی رینوویٹ (renovate) کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہال ملا کے اب یہاں تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے اس وقت آپ شاید پانچ چھ سو کی تعداد میں یہاں ہوں گے، اور اس لحاظ سے بہت گنجائش موجود ہے۔ اور آپ کو یہ (بیوت) شاید بڑی لگ رہی ہو۔ آج تو سڈنی سے بھی اور باقی جگہوں سے بھی شاید کچھ لوگ آئے ہوں، اس لئے (بیت) بھری ہوئی ہے۔ لیکن اگر یہاں کی لوکل آبادی ہو تو شاید (بیت) تھوڑی سی خالی بھی نظر آئے۔ بہرحال میری دعا ہے کہ یہ تعداد بڑھے اور مقامی لوگوں سے یہ (بیت) بھر جائے اور تھوڑی پڑ جائے۔ لیکن ہماری حقیقی خوشی اُس وقت ہو گی جب پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے نہیں بلکہ مقامی باشندوں سے یہ (بیت) بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ خواہش اور یہ کام (دعوت الی اللہ) کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ پس (دعوت الی اللہ) کی کوشش اور اس کے لئے دعا کو بڑھائیں۔ کوشش بھی بڑھنی چاہئے اور دعا کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ (بیت) جلد چھوٹی پڑ جائے اور مزید (بیوت) بنتی چلی جائیں۔ یہ (بیت) اس علاقے میں آپ کی انتہا نہیں ہے بلکہ یہ پہلا قدم ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے کہ (بیت) سے (دین حق) کا تعارف ہوتا ہے اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے (دین حق) کی طرف۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ مقامی لوگوں میں جلد سے جلد اس طرف توجہ پیدا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہو گی۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری (بیوت) بنی ہیں (دین حق) کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔ پس پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اس تعارف کی وجہ سے آپ کی طرف اردگرد کے لوگوں کی نظر پہلے سے زیادہ گہری پڑے گی۔ آپ جو پاکستان سے آئے ہیں، اس لئے کہ وہاں آزادی سے (بیوت) میں عبادت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے آئے ہیں کہ آزادی سے اپنے آپ کو (مومن) نہیں کہہ سکتے، احمدی (-) ہونے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ پس یہاں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے بنیں کہ لوگوں کو (دین حق) کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ آپ کا یعنی اکثریت کا یہاں کسی خوبی کی وجہ سے آنا نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا، احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اس وقت ادا ہو گا، جب ہم (بیت) کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر (دعوت الی اللہ) کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

آج بھی کوئی نہ کوئی مقدمہ پاکستان میں اسی طرح ہر روز بنتا رہتا ہے۔ اور بڑے مضحکہ خیز مقدمے بنتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں کی ڈاک میں مَیں دیکھ رہا تھا۔ ایک گاؤں میں دو آدمیوں کی طرف سے ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی کہ میں نے دیکھا تھا **ایک منارہ تھا اور ایک گنبد نظر آیا، میں وہاں قریب گیا تو پتہ لگا یہ (بیت) تو قادیانیوں کی ہے۔ میرے جذبات مجروح ہو گئے۔** شروع اس طرح کیا جس طرح کوئی مسافر ہے۔ پھر میں چار دن اس تلاش میں رہا کہ یہ (بیت) بنانے والا کون شخص ہے۔ پھر پتہ لگا آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اُن کو میں نے سمجھایا کہ منارہ گرا دو، گنبد گرا دو، لیکن وہ نہیں مانے اور میرے جذبات مجروح ہو گئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ تو یہ حالات ہیں پاکستان میں۔ اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض بھی ایسے حالات میں رہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ پس ان حالات کو بھول نہ جائیں، یاد رکھیں اور اپنی (بیوت) کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب فرحان کلینک گولبازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار پچھلے پانچ سال سے دونوں کندھوں کے جوڑوں سے منسلک پٹھوں کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ تکلیف میں اکثر شدت رہتی ہے۔ دونوں کندھوں کا آپریشن ہوگا۔ پہلا آپریشن 10 دسمبر 2013ء کو C.M.H لاہور میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن میں محض اپنے فضل سے کامیابی عطا کرے اور کامل شفا سے نوازے۔ آمین

❁ مکرم محمود الحسن صاحب معلم وقف جدید منشی والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم خان محمد صاحب کو گرنے سے ٹانگ پر فریکچر ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت کافی خراب ہے اور دماغ پر بھی کافی اثر ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دادا مکرم محمد شفیع صاحب تقریباً دو سال سے بیمار ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے کافی کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم محمد جاوید ملہی صاحب دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ کا مورخہ 4 دسمبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چھاتی کی گلٹیوں کا آپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ گلٹیاں کو ٹیسٹ کیلئے سہارا لیب بھجوایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کی اہلیہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آپریشن کے بعد کی تمام مشکلات اور جملہ پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم بشارت علی صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد اکرام ناصر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ روبینہ ارشد صاحبہ کی آنکھ کا کامیاب آپریشن ربوہ آئی کلینک میں ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

❁ مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ اسماء صدف صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 30 نومبر 2013ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حبیب احمد صاحب واقف زندگی ابن مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر صاحب صدر جماعت احمدیہ نشاط کالونی لاہور سے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے کیا۔ دلہن مکرم چوہدری فضل کریم صاحب آف کالس ضلع گجرات کی پوتی اور حضرت چوہدری میاں خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے اور اس جوڑے پر ہمیشہ پیار کی نظر ڈالے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

میڈیکل کیمپ Eldoret کینیا

❁ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب واقف ڈاکٹر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں کینیا نے رپورٹ بھجوائی ہے کہ مورخہ یکم دسمبر 2013ء کو احمدیہ بیت الذکر Eldoret میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ جو صبح 11 بجے سے شام 4:45 بجے تک جاری رہا۔ اس کیمپ سے 120 مرد وخواتین اور بچوں نے استفادہ کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام ڈاکٹر صاحبان کے دست شفاء میں برکت دے اور محض للہ انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

فضل عمر ہسپتال کے مریضوں سے چند گزارشات

❁ آؤٹ ڈور کی پرچی صبح 7:30 بجے بننی شروع ہوتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 9:00 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوالیا کریں۔ تاکہ متعلقہ ڈاکٹر صاحب کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر مطلوبہ ٹیسٹ ہوسکیں۔

ڈاکٹر صاحب کو دکھانے سے قبل چیک کرلیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ جات/ ایکسرے اور ٹیسٹ رپورٹس وغیرہ آپ کے پاس موجود ہیں۔ اگر ریکارڈ بھول آئے ہیں تو براہ مہربانی گھر سے ریکارڈ لے کر آئیں۔

میڈیکل اور پیڈز کی تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے اور دروازہ پر نمبر کے حساب سے ڈاکٹر کو دکھانے کا وقت بھی لکھا ہوتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ نمبر نوٹ فرمالیں اور اس کے شروع ہونے سے قبل تشریف لائیں۔ لیٹ ہونے کی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو غیر معمولی انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے 24 گھنٹے کھلا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ مرض کی نوعیت ایمرجنسی کی نہیں ہوتی۔ مؤدبانہ درخواست ہے کہ ایسا کرنے سے احتراز فرمائیں تاکہ دوسرے مریض متاثر نہ ہوں۔

بعض احباب اپنے بچوں کو علاج کیلئے کسی اور بچے، ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے ایک فرد بچے کے ہمراہ ضرور آئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور جونیئر ڈاکٹر کو دکھالیں۔ اگر واقعی سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر صاحب ریفر کردیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

❁❁❁❁❁

ولادت

❁ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ درمکنون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نعمان احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 30 نومبر 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام فوزیہ نعمان عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم شکیل احمد خان صاحب آف کراچی کی پوتی اور مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے بچی اور ماں کی صحت اور عمر درازی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

❁ مکرمہ شاہدہ مقصود صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ میری پیاری بیٹی مکرمہ مشعل عرفان صاحبہ واقفہ نو اہلیہ مکرم عرفان افتخار صاحب یو۔کے کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام رائد افتخار تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری افتخار احمد وڑائچ صاحب سابق صدر جماعت چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا حال آئرلینڈ کا پوتا اور مکرم چوہدری مقصود احمد وڑائچ صاحب چک 71 جنوبی ضلع سرگودھا حال دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، جماعت اور والدین کیلئے باعث عزت وقابل فخر وجود بنائے اور صحت وسلامتی والی عمر دراز سے نوازے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم منور احمد جہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال

سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔

کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔

گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔

خورشید 1958

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

مکرمہ امۃ النور صاحبہ کی وفات

محترمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بریڈفورڈ یو۔کے بنت مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب 25 نومبر 2013ء کو بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے 1978ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ (چھوٹی آپا) کے ساتھ بطور سیکرٹری موصیات اور انگلستان آنے کے بعد لجنہ اماء اللہ یوکے کی مرکزی عاملہ میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری تعلیم خدمت کی توفیق پائی۔ ساؤتھ آل جماعت میں صدر لجنہ اماء اللہ بھی رہیں۔ یوکے میں قیام کے دوران ناصرات کی ایک بڑی تعداد کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ لجنہ اور ناصرات کی تعلیمی و تربیتی کلاسز اور سلیبس کی تیاری میں راہنمائی کرتی رہیں۔ آپ بچپن سے صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار دعا گو خاتون تھیں۔ جس مشن ہاؤس میں قیام رہا وہاں جماعتی مہمانوں کی ضیافت اور مہمان نوازی کا بہت خیال رکھا۔ خلافت کے ساتھ بڑے اخلاص و وفا کا تعلق رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اردو ڈاک ٹیم میں بھی سالہا سال خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کے لئے مفید وجود بنانے کیلئے کوشاں رہیں۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ وقف کے تقاضے خوب نبھائے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 نومبر 2013 کو بعد نماز ظہر بیت فضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مورڈن کے قطعۂ موصیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریقِ رحمت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ نے اپنے شوہر کے علاوہ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامیٔ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ریاض احمد خان صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے اسامہ شہزاد احمد عمر 15 سال کی دائیں آنکھ کا Cornia تبدیل ہونا ہے۔ جبکہ وہ بائیں آنکھ میں Hardlens استعمال کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ یاسمین تبسم ناصر صاحبہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بینن 2013ء

مورخہ 27 ستمبر 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المہدی پورتونوو کے احاطہ میں امسال کے اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد مادام داؤدا ریحانہ صاحبہ نے فرمودات رسول کریم ﷺ سنا کر عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر قصیدہ نیز عہد لجنہ اماء اللہ کے بعد نیشنل صدر صاحبہ لجنہ نے افتتاحی خطاب کیا۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری مادام مارکس صاحبہ نے ''حضرت اقدس مسیح موعود کی دس شرائط بیعت ہمارے اندر کیا تبدیلی پیدا کرسکتی ہیں'' کے عنوان پر تقریر کی اور ناصرات الاحمدیہ کوتونو نے فرانسیسی اور پھر اردو زبان میں منظوم کلام حضرت مسیح موعود پر ترنم آواز میں گایا۔

امسال اجتماع پر تلاوت کلام پاک، دینی معلومات، حفظ قصیدہ، حفظ احادیث، حفظ ادعیۃ الرسول اور ادعیۃ القرآن نیز تقریری مقابلہ جات ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات میں سو میٹر دوڑ، دوڑ تین ٹانگ، چمچ لیموں ریس، اور میوزیکل چیئر شامل تھے۔

تینوں دن پنجوقتہ نماز باجماعت، نماز تہجد اور تربیتی اور اخلاقی موضوعات پر دروس و تقاریر میں بھی پورا شوق اور دلچسپی دیکھنے کو برابر ملتی رہی۔

اجتماع کے تیسرے دن مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو اختتامی تقریب کا آغاز صبح 8:30 بجے تلاوت کلام پاک و نظم سے ہوا بعد ازاں مقابلہ تقریر رہتا تھا وہ کروایا گیا اور پھر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کرنے کے ساتھ محترم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے لجنہ و ناصرات سے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

اختتامی خطاب اور دعا کے بعد ہر ریجن سے خواتین نے اپنے علاقہ کی لوکل زبان میں خلافت احمدیہ اور محبت الٰہی میں بڑے ہی پُر کیف مقامی زبان میں ترانے گائے۔ اختتامی تقریب میں 407 خواتین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اسی طرح ہر آن محبت الٰہی اور محبت رسول میں گزرتا چلا جائے اور ہمارا ہر عمل رضائے باری تعالیٰ کا موجب بنے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔دسمبر

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:55
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	5:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 دسمبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
2:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء
6:20 am	گلشن وقف نو
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2008ء
10:00 am	لقاء مع العرب
11:55 am	گلشن وقف نو
12:45 pm	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
2:00 pm	سوال و جواب 3 مئی 1985ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 دسمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
9:30 pm	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
11:30 pm	گلشن وقف نو

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Bata فرنچائز
اب ہمارے شہر ربوہ میں
سیل۔سیل۔سیل
مخصوصی ورائٹی پر حیرت انگیز سیل محدود مدت کیلئے
باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

موسم سرما کی نئی ورائٹی پر بھرپور سیل کا آغاز انشاءاللہ
مورخہ 7 دسمبر سے
مردانہ، بچگانہ اور لیڈیز بند جوتوں کی وسیع رینج نہایت مناسب قیمت میں دستیاب ہیں۔
پہلے آئیں۔ پہلے پائیں
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

نیوٹریشنسٹ کی آمد
صبح 10 بجے تا 2 بجے دوپہر موٹاپا، سوکھا پن، بلڈ شوگر، بلڈ پریشر، جگر کے امراض، بانجھ پن، کینسر، جوڑوں کی درد کے مریض مشورہ کریں۔
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944, 047-6214499

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

DASCO Best Quality PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمود احمد
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com